احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 44

منگل 30 اکتوبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلیفون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 30 اکتوبر 2001ء 12 شعبان 1422 ہجری - 30 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 248

تسبیح نصف میزان ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

تسبیح نصف میزان ہے- اور الحمدللہ اس کی تکمیل کرتا ہے- اور لا الہ الا اللہ

اور اللہ کے درمیان کوئی روک نہیں-

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3440)

اللہ تعالیٰ کی صفت سبوحیت کا لطیف انداز میں تذکرہ

دنیا کے ہر مذہب میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور کشش کا ذکر ہے

حضرت یونس کو جو دعا اللہ نے سکھائی جو اسے پڑھے گا کبھی ناکام نہ ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26- اکتوبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن: 26 اکتوبر 2001ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کی صفت سبوحیت کا نہایت لطیف انداز میں ذکر فرمایا- حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے علاوہ عربی، انگلش، بنگالی، فرنچ اور جرمن زبانوں میں خطبہ کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا-

حضور ایدہ اللہ نے سبوحیت کا لفظی مطلب لغات سے بیان فرمایا- اس کا مطلب ہے مبارک زبان حال سے اللہ کی تسبیح کرنا- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احادیث بیان فرمائیں- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے سوال کیا تو آپ نے جواب دیا اللہ کو کسی نے ننگی آنکھ سے نہیں دیکھا اللہ کو جس نے دیکھا دل کی آنکھ سے دیکھا- ایک اور حدیث میں حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا جب جنت کے باغات میں سے گزرو تو خوب کھاؤ پیو- آنحضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ جنت کے باغات کیا ہیں؟ تو آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ مسجدیں ہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہاں جتنی بھی تسبیح و تحمید کریں گے جنت کے پھل ملیں گے- تسبیح وتحمید میں جو پاک کلمات شامل ہیں وہ یہ ہیں- سبحان اللہ، الحمدللہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر- ایک آیت قرآنی کی تشریح میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا اللہ نے حضرت زکریا کو فرمایا کہ تو تین دن اشاروں کے سوا کسی سے بات نہ کر- اس سے وہ طاقت عطا ہوگی کہ اللہ تمہیں بیٹا عطا کرے گا- حضرت خلیفہ اول نے فرمایا اس نسخے کو میں نے بے اولادوں کے لئے بہت مفید پایا ہے- کم بولو اور تسبیح اور ذکر میں مشغول رہو- ایک آیت کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جب بجلی چمکتی ہے تو اللہ کی تسبیح کرتی ہے حمد کے ساتھ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب بجلی چمکتی ہے تو سب سے پہلے فضا کو پاک کرتی ہے- اس سے سمندر کا پانی آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور صاف پانی بن کر بارش برساتا ہے گویا کہ صرف تسبیح نہیں بلکہ ساتھ حمد بھی ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ہر جگہ تسبیح کے ساتھ حمد کا بھی ذکر ہے- اس کا مطلب ہے اللہ کو نقائص سے پاک سمجھتے ہیں اور خود بھی برائیوں سے پاک ہونا چاہتے ہیں- ایک آیت قرآنی کے حوالے سے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ساتوں آسمان اور زمین خدا کی تسبیح کرتے ہیں مگر تم اسے سمجھتے نہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا کے ہر مذہب میں اللہ کی محبت اور کشش کا ذکر ہے- حضرت مسیح موعود کے ارشاد آؤ نمازیں پڑھیں اور قیامت کا نمونہ دیکھیں کی تشریح کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اگر تم نمازوں میں گریہ وزاری سیکھ لو تو دشمن جو قیامت تم پر توڑنا چاہتا ہے وہ اس پر الٹ کر پڑے گی- حضرت یونس علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ نے حضرت یونس کو جو دعا سکھائی، یعنی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے یقیناً میں ہی ظالموں میں سے ہوں- حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے یہ دعا کی وہ کبھی ناکام نہیں ہوا- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ دعا تہجد میں پڑھا کریں میں نے کبھی یہ دعا تہجد میں نہیں چھوڑی- ایک حدیث کی تشریح میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو شخص ساری رات صبر کر کے گزارتا ہے تو وہ صبح کو نور اور روشنی کو دیکھ لیتا ہے- ایک حدیث ہے کہ دو کلمے زبان پر ہلکے لیکن خدا کے نزدیک وزن میں بہت بھاری ہیں- وہ ہیں **سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم**-

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے الہامات کی روشنی میں حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بار حضرت مسیح موعود سخت بیمار ہو گئے- شدید قولنج، خونی پیچش تھی جو سولہ دن جاری رہی حتیٰ کہ گھر والے آپ کی زندگی سے مایوس ہو گئے- اس شدید ناامیدی کی حالت میں اللہ نے آپ کو الہاماً دعا سکھائی- **سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم- اللھم صل علی محمد و ال محمد** نیز فرمایا گیا کہ دریا کا پانی لے کر جس میں کچھ ریت بھی ملی ہو جسم پر پھیرو- چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور ابھی پانی کا پیالہ ختم نہ ہوا تھا کہ بیماری بکلی پیچھا چھوڑ گئی- حضرت خلیفہ رابع نے فرمایا میں جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ اس دعا کو باقاعدگی سے پڑھا کریں-

خطبہ جمعہ 6 بجے شام نشر ہو گا

انگلستان میں وقت کی تبدیلی کی وجہ سے آئندہ سے خطبہ جمعہ 5 بجے شام کی بجائے 6 بجے شام نشر ہوا کرے گا- دیگر تمام پروگرام حسب سابق رہیں گے- احباب مطلع رہیں-

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

تحریک جدید کے کام صدقہ جاریہ کی حیثیت رکھتے ہیں

"یاد رکھو تحریک جدید اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے بفضل خدا تحریک جدید کی نیکی ان نیکیوں میں سے ہے- کہ جو لوگ اخلاص سے راہ خدا میں قربانی کریں گے- اور متواتر کرتے چلے جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کو ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب عطاء فرماتا رہے گا- اس لئے کہ تحریک جدید کے چندے سے وہ کام ہو رہے ہیں جو صدقہ جاریہ کی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت مصلح موعود (کتاب پانچہزاری مجاہدین ص 15)

جیسا کہ احباب کے علم میں ہے تحریک جدید کا سال 31- اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے- اپنے وعدوں کی ادائیگی مکمل فرمالیں اور کوئی مجاہد بقایا دار نہ رہ جائے- اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو-

(ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

ڈینٹل سرجن کی آمد

فضل عمر ہسپتال میں مورخہ 4-11-2001 بروز اتوار مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب ڈینٹل سرجن مریضوں کا معائنہ فرمائیں گے- استقبالیہ اور پرچی روم سے رابطہ فرمائیں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف اللہ تعالیٰ پر ہی ہوتا ہے

مالک کے لئے ضروری نہیں کہ ہر بدی کی سزا دے

دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں۔ آخری اور دائمی بادشاہت اللہ ہی کی ہے

حضرت مسیح موعود کو الہاماً بتایا گیا تھا کہ آپ کو مشرق و مغرب پر ایک فوقیت عطا کی جائے گی۔ یہ پیشگوئی اس دور میں بڑی شان کے ساتھ پوری ہو رہی ہے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 17 اگست 2001ء بمطابق 17 ظہور 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی مالکیت کی صفت کے بیانات جاری ہیں اور مختلف سورتوں سے مختلف آیات اختیار کر لی گئی ہیں جن میں صفت مالکیت کا کسی نہ کسی رنگ میں ذکر ملتا ہے۔ اس مضمون میں میں نے بہت سے حوالے اکٹھے کئے تھے مگر ان کو چھوڑ کر اب میں نے اس خطبہ کو نسبتاً مختصر کر دیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کے اقتباسات کو بہت غور سے پڑھنا پڑا اور بعض دفعہ بار بار پڑھنا پڑا تب جا کے اس کی گہری حکمت کی سمجھ آئی۔ اس لئے میرا خیال تھا کہ اب سب کے سامنے وہ اگر بیان کروں گا تو یا تو وہ بہت زیادہ کھولنا پڑے گا اور اس کے نتیجہ میں پھر خطبہ بہت لمبا ہو جائے گا یا پھر لوگوں کو جس بات کی سمجھ نہیں آئے گی اس کے کہنے کا کیا فائدہ۔ اس لئے ایسے مشکل اقتباسات میں نے سب الگ کر لئے ہیں اور اب یہ خطبہ نسبتاً مختصر ہو گیا ہے۔

پہلی آیت ہے (-) اللہ ہی کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت :190)

اس ضمن میں ایک مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے جس میں حضرت ابو بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر تشریف لے جاتے تو یہ دعا پڑھتے: تمام تعریفیں، اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جو میرے لئے کافی ہے اور جس نے مجھے پناہ دی اور مجھے کھلایا اور پلایا اور جس نے مجھ پر بڑی کثرت سے احسان فرمائے اور مجھے بڑی کثرت سے عطا کیا۔ ہر حال میں محض اللہ تعالیٰ ہی تعریف کا مستحق ہے۔ اے میرے اللہ! اے ہر چیز کے رب اور ہر چیز کے مالک اور ہر چیز کے معبود۔ ہر چیز کا تو ہی مالک ہے۔ میں آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(مسند احمد بن حنبل – مسند المكثرين من الصحابة)

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں سے یہ بھی ایک بہت ہی دردناک دعا ہے جس میں اپنی نجات کی بنا بھی صرف دعا ہی کو قرار دیا ہے۔ فرمایا ہے میں آگ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ تو اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اپنی نجات کے لئے اس قدر گریہ وزاری کرنا پڑتی تھی تو ہم عاجز بندوں کا کیا حال ہونا چاہئے۔ لازماً یہ دعا تو سب کو یاد نہیں رہے گی مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عجز و بکاء ضرور آپ کے ذہن میں یاد رہے گی۔ پس اس مضمون کو اپنے لفظوں میں جس طرح چاہیں بیان کریں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے لئے جہاں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہیں وہاں اپنے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آگ کے عذاب سے بچائے۔

اس ضمن میں ایک حضرت مسیح موعود (-) کا الہام بھی ہے 22/اکتوبر 1903ء کا "انی ملكت الشرق و الغرب" کہ میں مشرق اور مغرب کا مالک ہوں۔ اس الہام میں ایک پیشگوئی تھی کہ حضرت مسیح موعود (-) کو مشرق اور مغرب پر ایک فوقیت عطا فرمائی جائے گی اور یہ **پیشگوئی ان دنوں بڑی شان سے پوری ہو رہی ہے کہ مشرقی دنیا میں بھی حضرت مسیح موعود (-) کے غلبہ کے آثار بڑے نمایاں ہو چکے ہیں اور مغربی دنیا میں بھی وہ آثار ظاہر ہوتے جا رہے ہیں۔** اگرچہ اس کثرت سے ظاہر نہیں ہوئے جیسے مشرقی دنیا میں ہیں لیکن ایک وقت ایسا ضرور آئے گا کہ انشاء اللہ سب دنیا پر، مشرق ہو یا مغرب ہو، حضرت مسیح موعود (-) ہی کی بادشاہی ہوگی (-)

اب یہ سورۃ المائدہ کی نمبر 18 آیت ہے (-) اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ تو کہہ دے کہ کون ہے جو اللہ کے مقابل پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہے، اگر وہ فیصلہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب کو نابود کر دے تو اس فیصلہ کے خلاف کوئی کیا کر سکتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے۔ یعنی زمین و آسمان کے درمیان پھیلی ہوئی ہے اور قریباً اتنے ہی حجم میں جتنی نظر آنے والی Matter' تو اس پر بھی اللہ کی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی دے رہا ہے اور اس پر بھی بادشاہی ہے جو تمہیں دکھائی نہیں دے رہا اور اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) "اعجاز المسیح" میں فرماتے ہیں:

"رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے"۔ اب یہ حضرت مسیح موعود (-) کے کلمات میں سے میں نے نسبتاً سادہ اختیار کیا ہے اور جو باقی چھوڑے ہیں وہ اس سے بھی بہت زیادہ مشکل تھے اتنے کہ مجھے بھی بہت غور کے بعد پھر سمجھ آئے تو اس لئے میں نے ان کو الگ کر دیا۔ اب اس میں بھی غور طلب بات ہے "رہا جزا سزا کے مالک کا فیض، سو وہ سالک کو حقیقی نعمت اور آخری ثمرہ اور

مرادوں کی انتہا اور مقاصد کی آخری حد تک پہنچا دیتا ہے''۔ پس جو مالک سے سوال کرتا ہے وہ ہر اس چیز کا سوال کرتا ہے جس کا وہ مالک ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کو ایک بار الہام بھی ہوا کہ ''جے تو میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو''۔ پس یہ آخری ثمرہ ہے جو انسان کو مالکیت کے ذریعہ عطا ہوتا ہے۔ اس کی ساری مرادیں اسی مالکیت کے ثمرہ میں آ جاتی ہیں۔ ''پس ظاہر ہے کہ بارگاہ ایزدی کے فیوض میں سے یہ انتہائی فیض ہے اور انسانی پیدائش کی علت غائی ہے اور اسی پر تمام نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور اس پر دائرہ معرفت اور دائرہ سلسلہ مکمل ہو جاتا ہے'' (اعجاز المسیح صفحہ 137)۔ یعنی انا اللہ (-) کا مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں کہ پورا دائرہ جس کا آغاز اللہ تعالیٰ سے ہوا اس کے مالک یوم الدین ہونے کے ساتھ دائرہ آخر اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 19 ہے (-) اب دیکھئے یہاں بھی زمین و آسمان اور اس کے درمیان جو کچھ ہے اس کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین و آسمان جو نظر آنے والا تھا وہ ہی تھا۔ جو نظر نہ آنے والا تھا اس کا تو کوئی شمار تک نہیں تھا انسان کے ذہن میں۔ بہر حال اس آیت کا سادہ ترجمہ یہ ہے۔ اور یہود اور نصاریٰ نے کہا کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں۔ اب یہ بات صرف نصاریٰ ہی کی نہیں یہود بھی کہا کرتے تھے اور یہ بھی قرآن کریم کا انکشاف ہے۔ وہ کہتا ہے یہود بھی کہتے تھے کہ ہم اللہ کی اولاد ہیں اور اس کے محبوب ہیں۔ تو کہہ دے پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں کی وجہ سے عذاب کیوں دیتا ہے؟ نہیں' بلکہ تم ان میں سے جن کو اس نے پیدا کیا محض بشر ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی بھی جو ان دونوں کے درمیان ہے اور آخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب سورۃ المائدہ کی آیت نمبر 121 (-) کہ اللہ ہی کی بادشاہی ہے آسمانوں اور زمین کی اور اس چیز پر بھی جو ان کے اندر ہے اور وہ ہر چیز جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔ اب جسے وہ چاہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ زبردستی فرماتا ہے بلکہ جو چاہتا ہی وہ ہے جو مناسب حال ہو اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود (-) نے براہین احمدیہ میں بڑی تفصیل سے روشنی ڈالی ہوئی ہے۔ پس یشآء کا مطلب ہے جس کو وہ پسند کرتا ہے حالات کے مطابق اور اپنے فیصلے کو زبردستی ٹھونستا نہیں ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس ضمن میں فرماتے ہیں:

''تم خواہ کتنے بھی بڑھ جاؤ گے پھر بھی خدا سے نہیں بڑھ سکتے۔ زمین و آسمان اسی کا ہے بلکہ مافیہا بھی اور پھر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہے تو اس کا مگر متصرف کوئی اور ہی ہے بلکہ (-) وہی ہر چیز پر قادر ہے۔''

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ 26/ اگست 1909ء)

یہاں مراد یہ ہے کہ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ چلیں ہے تو اللہ ہی کا مگر ہمیں اس میں تصرف دیا گیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں متصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ یونہی وہم ہے کہ تم متصرف ہو یہ عارضی ملکیت کی وجہ سے وہم پیدا ہوتا ہے۔

اب سورۃ النور کی آیت نمبر 42' 43 ہے (-) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہی ہے جس کی تسبیح کرتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور پر پھیلائے ہوئے پرندے بھی ان میں سے ہر ایک اپنی عبادت اور تسبیح کا طریقہ جان چکا ہے اور اللہ اس کا خوب علم رکھنے والا ہے جو وہ کرتے ہیں اور اللہ کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اب اس سورت میں پرندوں کے متعلق جو فرمایا ہے کہ ان کو بھی پر پھیلائے ہوئے تم آسمان پر اڑتے ہوئے دیکھتے ہو ان کو بھی خدا تعالیٰ نے اپنی حمد و ثنا کے طریقے سکھا دئے ہیں اور وہ اپنے اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے ہیں۔ اب یہ مضمون کہ وہ بالا رادہ اور کانشس ہونے کے ساتھ یہ کام کرتے ہیں یا بلا ارادہ اور از خود یہ کام کرتے ہیں۔ تو دونوں باتیں ممکن ہیں اور بالا رادہ میرے خیال میں تو یقینی ہے جب وہ آسمان پر تیرتے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا لطف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے دل میں خدا تعالیٰ اپنی حمد کے گیت داخل کر دیتا ہے اور ان کا چہچہانا بھی دراصل انہیں حمد کے گیتوں کا چہچہانا ہے۔

اب یہ جو لوگ خیال کرتے ہیں کہ پرندے جو چہچہاتے ہیں یہ از خود ہی واقعہ ہو گیا یہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ پرندوں کے چہچہانے کے ساتھ ان کے سننے کی صلاحیت کا بھی تعلق ہے۔ پرندے جب چہچہاتے ہیں تو گلے کے اندر ایک صوتی آلہ ہے جس سے آواز نکلتی ہے اور وہ آواز سننے کے لئے اگر ساتھ ہی کان نہ پیدا کئے گئے ہوں تو بہت ہی پیچیدہ چیز ہے تو ناممکن تھا کہ پرندے اپنی آواز کو بھی سن سکتے یا اپنی آواز سننے کا کوئی ان کا مقصد ہوتا۔ وہ چہچہاتے ہیں محض اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور ان کے چہچہانے کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ نے ان کو سننے کے کان بھی عطا کر دئے ہیں۔ اب یہ عجیب مضمون ہے اس کا کوئی سائنس دان ارتقائی طور پر حل کر ہی نہیں سکتا۔ گلے کے اندر ایک صوتی آلہ پیدا ہوا ہے اور معاً اس کے ساتھ بہت ہی پیچیدہ نظام سننے کا بھی پیدا ہو گیا اور جو کچھ وہ آواز نکالتے ہیں وہ خود اس کو بھی سنتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود (-) مالکیت سے متعلق مزید فرماتے ہیں:۔

''مالک ایک ایسا لفظ ہے جس کے مقابل پر تمام حقوق مسلوب ہو جاتے ہیں'' کہ مالک کے سامنے کھڑا ہوا تو مطلب یہ ہے کہ میرا اپنا کچھ بھی نہ رہا۔ ''اور کامل طور پر اطلاق اس لفظ کا صرف خدا پر ہی آتا ہے کیونکہ کامل مالک وہی ہے۔ جو شخص کسی کو اپنی جان وغیرہ کا مالک ٹھہراتا ہے تو وہ اقرار کرتا ہے کہ اپنی جان اور مال وغیرہ پر میرا کوئی حق نہیں اور میرا کچھ بھی نہیں' سب مالک کا ہے''۔ (چشمہ معرفت۔ صفحہ 15)

اب بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں ہماری جان آپ کی ہے' ہمارا جسم آپ کا ہے' ہم سب کچھ آپ ہی کے ہیں۔ وہ عملاً یہ اقرار کر رہے ہیں کہ وہ مالک کل ہے جو ان پر قبضہ کرتا ہے لیکن یہ چیز تو جائز نہیں ہے اس لئے یہ شاعرانہ مبالغے ہیں اس سے زیادہ ان کی کوئی بھی حقیقت نہیں' حقیقت میں تو مالک صرف اللہ ہی ہے اور کوئی محبوب کسی عاشق کا مالک نہیں ہو سکتا۔

اب سورۃ الشوریٰ کی دو آیات نمبر 50 اور 51 ہیں (-) اللہ ہی کی ملکیت ہے آسمان اور زمین دونوں میں۔ وہ پیدا کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے محض بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محض بیٹے عطا کر دیتا ہے۔ یا ملا دیتا ہے ان میں نر اور مادہ یعنی بیٹے بھی ہوتے ہیں اور بیٹیاں بھی اور جس کو چاہتا ہے وہ بانجھ کر دیتا ہے وہ بہت جاننے والا اور بہت قدرت والا ہے۔

اب اس ضمن میں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بڑی کثرت کے ساتھ عورتیں خطوط لکھتی ہیں ہمارے بچہ نہیں ہو رہا تو بعض دعائیں دیتے ہیں ان کو بہت دفعہ لمبی گریہ وزاری کے بعد بچہ ہو بھی جاتا ہے مگر جن کے نہ ہونا ہو جو مرضی زور لگا لو' جتنی دفعہ مرضی ٹیسٹ ٹیوب کروا لو' کبھی نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان قادر نہیں ہے۔ اس لئے ایسے علیم و قدیر خدا کے سامنے ان خواتین کو سر جھکا دینا چاہئے۔ وہ جانتا ہے کہ ان کے حالات میں ان کا بچہ ہونا مناسب نہیں ہے اور ان کے لئے شر کا موجب ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کا شکر کریں ہر حال میں اور دعا کریں' کوشش تدبیر بھی کریں اور تقدیر کے بھی منتظر رہیں مگر آخری سر تقدیر کے سامنے جھکانا ہے۔ تدبیر تقدیر کے سوا کچھ نہیں کر سکتی۔

اب سورۃ الجاثیہ کی آیت ہے (-) اور اللہ ہی کی ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اور جس دن قیامت ہو گی اس دن جھوٹ بولنے والے نقصان اٹھائیں گے۔ اب جھوٹ بولنے والے تو دنیا میں بھی نقصان اٹھاتے ہیں مگر جس دن قیامت ہو گی جھوٹ بولنے والے نقصان

اٹھائیں گے- اس سے مراد صرف اتنی ہے کہ اکثر جھوٹ بولنے والے اس دنیا میں جھوٹ بولتے چلے جاتے ہیں- ان کو معلوم ہی نہیں ہوتا کہ نقصان اٹھا رہے ہیں لیکن قیامت کے دن ان کو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ ہمارے جھوٹ نے ہمیں کبھی فائدہ نہیں دیا اور ہمارا عذاب محض اپنے جھوٹ ہی کی وجہ سے ہے-

تو یوم القیامہ کو مبطلون کے متعلق حضرت مسیح موعود(-) کا ایک اقتباس میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں- "صرف یہ مراد نہیں ہے کہ قیامت کو جزا سزا ہو گی- بلکہ قرآن شریف میں بار بار اور صاف صاف بیان کیا گیا ہے کہ قیامت تو مجازات کبریٰ کا وقت ہے"- مجازات سے مراد یہاں جزا دینا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کو جو اعمال کی جزا دے گا وہ بڑی جزا ہو گی- "مگر ایک قسم کی مجازات اسی دنیا میں شروع ہے جس کی طرف آیت (یجعل لکم فرقانا) اشارہ کرتی ہے"-

(کشتی نوح- صفحہ 39)

یعنی ایک مجازات ہے اس دنیا میں بھی جس کے متعلق یہ آیت اشارہ کر رہی ہے (یجعل لکم فرقانا) - اب یہ دیکھیں کتنا باریک مضمون ہے- مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو اس دنیا میں جو جزا دی گئی وہ فرقان کے طور پر ثابت ہوئی- آپ کو ایک واضح فرقان غیروں پر عطا کیا گیا- پس یہ خیال کہ محض ایک دعویٰ ہے جزا دینے کا' بالکل غلط ہے- جن کو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں جزا دیتا ہے ان کے اندر ایک فرقان رکھ دیتا ہے' ان کے اندر ایک غیر معمولی نیکی اور نورانیت رکھ دیتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ غیروں پر قلبی حکومت کرتے ہیں' روحانی حکومت کرتے ہیں- پس فرقان کا مجاز دنیا سے ایک گہرا تعلق ہے اور حضرت مسیح موعود(-) اسی ضمن میں یہ بات بیان فرما رہے ہیں-

اب سورۃ الفتح کی پندرھویں آیت میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں (-) اور آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عذاب دیتا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے- اب وہی جسے چاہتا ہے کا مضمون یہاں جاری ہے- یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ اپنی مالکیت کی وجہ سے ان لوگوں پر جبر کرتا ہے بلکہ ان کے حالات پر نظر رکھتے ہوئے جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ ان کو عذاب دیا جائے ان کو عذاب دیتا ہے' جن کے حالات تقاضا کرتے ہیں کہ انہیں بخش دیا جائے ان کو بخش دیتا ہے اور وہ بار بار رحم کرنے والا ہے- یعنی ایسے مواقع بہت سے انسانی زندگی میں پیدا ہوتے رہتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان نے ایک گناہ کیا' پھر گناہ کیا' پھر گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ بار بار بخشتا چلا جاتا ہے اور بخشتا چلا جاتا ہے- پس یہاں بار بار رحم کرنے کا ذکر فرمایا کہ انسان کو مایوسی سے بچالیا-

اس ضمن میں ایک مسلم کتاب صلوٰۃ المسافرین میں حدیث ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے: "میں کامل موحد ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں" - یہ وہ دعا ہے' وجھت وجھی للذی ...... "میں کامل موحد ہو کر اپنا رخ اس ذات کی طرف کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں- میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے" - اب ہم تو روزانہ اپنی نیت کرتے وقت مختصر نیت باندھتے ہیں مگر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی نیت کے وقت یہ سارے مضمون ذہن میں دوہرایا کرتے تھے اور چونکہ ہم چند قدم ہی آپ کی پیروی کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور تمام تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے پیچھے چلنے کی استطاعت نہیں ہے اس لئے اپنی کمزوریوں کے پیش نظر ہم مختصر دعا مانگتے ہیں- (-) لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بہت لمبی دعا کیا کرتے تھے- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے مطابق یہ دعا سنیں- "میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے- اس کا کوئی شریک نہیں- مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں کامل فرمانبردار ہوں- اے اللہ! تو ہی بادشاہ ہے' تیرے سوا کوئی معبود نہیں- تو میرا رب اور میں تیرا بندہ ہوں- میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں- میرے سب گناہ مجھے بخش دے- یقیناً تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں-

(مسلم - کتاب صلوٰۃ المسافرین)

اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود(-) فرماتے ہیں:

"ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے"- یعنی ہر بدی کی اگر انسان کو سزا دی جائے تو کوئی انسان بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا- پس یاد رکھو یہ اللہ تعالیٰ کے عفو اور درگزر کے خلاف ہے کہ وہ ہر بدی کی سزا دے- اسی لئے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم لیلۃ القدر دیکھو تو یہ دعا کرو (-) کہ اے اللہ تو مجسم عفو ہے' مجسم بخشش ہے اور بخشش سے محبت اور پیار کرتا ہے پس مجھ سے بھی بخشش کا سلوک فرما-

پس حضرت مسیح موعود(-) فرما رہے ہیں: "ہر ایک بدی کی سزا دینا خدا کے اخلاق عفو اور درگزر کے خلاف ہے کیونکہ وہ مالک ہے" - مالک کے لئے ضروری نہیں ہے کہ وہ ہر بدی کی سزا دے- وہ صرف ایک مجسٹریٹ کی طرح نہیں ہے" جیسا کہ اس نے قرآن شریف کی پہلی سورت میں ہی اپنا نام مالک رکھا ہے اور فرمایا کہ مالک یوم الدین یعنی خدا جزا سزا دینے کا مالک ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی مالک' مالک نہیں کہلا سکتا جب تک دونوں پہلوؤں پر اس کو اختیار نہ ہو یعنی چاہے تو پکڑے اور چاہے تو چھوڑ دے"-

(چشمہ معرفت- صفحہ 16)

اب سورۃ المومنون کی 89 اور 90 آیات ہیں (-) تو پوچھ کہ وہ کون ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی بادشاہت ہے اور وہ پناہ دیتا ہے لیکن اس کے مقابلہ پر کسی کو پناہ نہیں دی جاتی - بتاؤ اگر تم جانتے ہو- وہ کہیں گے اللہ ہی کی ہے بادشاہت زمین اور آسمان میں- پوچھ پھر تم کہاں بہکائے جا رہے ہو- خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر جو کامل بادشاہ ہے تم دوسرے بادشاہوں کی طرف نظر کرتے ہو یہ عارضی طور پر بادشاہ ہیں-

سورۃ یٰسین آیات نمبر 83' 84(-) یقیناً اس کا صرف یہ حکم کافی ہے جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلے تو وہ اسے کہتا ہے ہو جا پس وہ ہونے لگتی ہے اور ہو کر رہتی ہے- یہاں یہ ترجمہ میں نے ہمیشہ کے لئے اختیار کیا ہے (کن فیکون) کان نہیں فرمایا بلکہ' کن فیکون کہ جب وہ اسے کن کہتا ہے تو اچانک وجود میں مکمل طور پر نہیں آتی- اس کے لیے ارتقائی دور سے رفتہ رفتہ ترقی کرتے ہوئے اپنے آخری مقام تک پہنچتی ہے- (-) پس پاک ہے اللہ جس کی ملکوت میں ہر چیز ہے اور جو اس کی ملکوت میں ہے اس کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ لازماً کن فیکون ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ادنیٰ سے اعلیٰ حالت کی طرف ترقی کرتی چلی جاتی ہے- پس یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ہم اس کی ملکوت میں ہیں اور اس نے ہماری تدریجی ترقی کے سامان پیدا فرمائے ہیں اور بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے- اور تم بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے-

حضرت مسیح موعود(-) ملفوظات میں اس ضمن میں فرماتے ہیں:

"........ یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے' اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے" - 'یہ دنیا ایک عالم امتحان ہے' اس کے حل کرنے کے واسطے دوسرا عالم ہے'- مراد یہ نہیں کہ اس عالم میں اس کا حل نہیں ہو سکتا- اگر عالم امتحان ہے تو امتحان کے بعد ہی پھر اس کا حل نکلا کرتا ہے' امتحان کے دوران تو اس کا حل نہیں بتایا جاتا' پس اس عالم امتحان کا حل دوسرے عالم میں ہو گا جو جزا سزا کا دن ہے- "اس دنیا میں جو تکالیف رکھی ہیں اس کا وعدہ ہے کہ آئندہ عالم میں خوشی دے گا- اگر اب بھی کوئی کہے کہ کیوں ایسا کیا اور ایسا نہ کیا؟ اس کا یہ جواب ہے کہ وہ حکم اور مالکیت بھی تو رکھتا ہے- اس نے جیسا چاہا' کیا- کسی کو اس کے کام پر اعتراض کی گنجائش اور حق نہیں"-

(ملفوظات جلد پنجم جدید ایڈیشن صفحہ 274)

اب سورۃ الحج کی دو آیات ہیں 57' 58(-) سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہو گی' سلطنت تو اب بھی اللہ ہی کی ہے مگر لوگوں کو اس کا شعور نہیں ہے- وہ عالمی سلطنتوں کی طرف تو

دوڑتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ ان عالمی سلطانوں پر بھی تو اللہ ہی کی سلطنت چلتی ہے-
فرمایا: سلطنت اس دن اللہ ہی کی ہوگی یعنی اس دن کا شعور ہو جائے گا سب کو کہ ہاں اللہ ہی بادشاہ کل ہے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے گا- پس وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے نعمتوں والی جنتوں میں ہوں گے- اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور ہمارے نشانات کو جھٹلایا تو یہی ہیں وہ جن کے لئے رسوا کن عذاب (مقدر) ہے-

اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) فرماتے ہیں:

''اس روز راحت یا عذاب اور لذت یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی اور مالک امر مجازات کا حقیقی طور پر وہی ہوگا''- اب اس روز راحت یا عذاب اور لذت کی یا درد جو کچھ بنی آدم کو پہنچے گا اس کا اصل موجب خدائے تعالیٰ کی ذات ہوگی'' یہ کیا مطلب ہے کہ اصل موجب خدا تعالیٰ کی ذات ہوگی- ہر چیز کی کنہ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے اور جب بھی آپ وجوہات کی تلاش کریں آخری وجہ اللہ نکلتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ زبردستی کسی کو گمراہ کرتا ہے اور زبردستی کسی کو نیکی عطا کرتا ہے- وہ مالک ہے امر مجازات کا اور دراصل شقاوت ابدی کے نتیجہ میں بعض لوگ اپنی بدبختی سے گناہ پہ آمادہ ہوتے ہیں اور گناہ میں ملوث ہو جاتے ہیں-

''اس طرح پر کہ جو لوگ اس کی ذات پر ایمان لائے تھے اور توحید اختیار کی تھی اور اس کی خالص محبت سے اپنے دلوں کو رنگین کر لیا تھا ان پر انوار رحمت اس ذات کامل کے صاف اور آشکارا طور پر نازل ہوں گے''- یعنی وہ انوار رحمت جو اس دنیا میں ہی اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں پر نازل ہوتے ہیں وہ اپنے اندر ایک ابہام کا رنگ رکھتے ہیں اور قیامت کے دن وہ سب ابہام دور ہو جائیں گے اور کھلے طور پر اللہ تعالیٰ اپنے انوار اپنے پیارے بندوں پر نازل فرمائے گا- ''اور جن کو ایمان اور محبت الٰہیہ حاصل نہیں ہوئی وہ اس لذت اور راحت سے محروم رہیں گے اور عذاب الیم میں مبتلا ہو جائیں گے''-

(براھین احمدیہ' روحانی خزائن جلد اول صفحہ 455 '456 حاشیہ 11)

اب سورۃ المومنون کی آیت نمبر 17 یہ آخری آیت ہے جو میں آج آپ کے سامنے پیش کروں گا- (-) جس دن وہ نکل کھڑے ہوں گے اور ان کا کچھ حال اللہ پر مخفی نہ ہوگا- آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے جو اکیلا اور صاحب جبروت ہے- پس یہاں بھی آج کے دن بادشاہت سے مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں دھوکہ میں پڑے ہوئے لوگوں کو پتہ ہونا چاہئے کہ دنیا کی بادشاہتیں عارضی ہیں اور آخری اور حقیقی اور دائمی بادشاہت صرف اللہ ہی کی ہے-

اس ضمن میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں: (-)

''یعنی اس دن ربوبیت الٰہیہ بغیر توسط اسباب عادیہ کے اپنی تجلی آپ دکھائے گی''- یعنی اس دنیا میں تو ربوبیت کے عارضی سامان بنتے ہیں اور ان سے تجلی ہوتی ہے مگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ براہ راست اپنی ربوبیت کی تجلی ظاہر فرمائے گا- ''اور یہی مشہود اور محسوس ہوگا کہ بجز قوت عظمیٰ اور قدرت کاملہ حضرت باری تعالیٰ کے اور سب ہیچ ہیں''-

(براھین احمدیہ صفحہ 371 '372 حاشیہ نمبر 11)

ایک حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا الہام بھی ہے جو بدر جلد 2 نمبر 24 میں شائع ہوا ہے- 11/جون 1906ء کا یہ الہام ہے: ''ایک زلزلہ کا نظارہ دکھائی دیا اور ساتھ ہی اس کے الہام ہوا (-) کہ آج کے دن بادشاہت کس کی ہے اللہ ہی کی ہے' اللہ ہی کی بادشاہت ہے جو واحد ہے اور قہار ہے- تو اس زلزلہ سے مراد جنگیں تھیں جس کی پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود (-) نے کی ہیں ظاہری طور پر ایک کانگڑہ کا زلزلہ بھی آیا تھا جو بہت ہی خوفناک تھا اور اس میں بھی اللہ کی بادشاہت سو فیصد احمدیوں کے حق میں ظاہر ہو گئی اور بڑی شان سے ظاہر ہوئی اور سارے زلزلہ میں جس میں لاکھوں لوگ تباہ ہو گئے ایک بھی احمدی نہ مرا- اور یہ ناممکن تھا کہ ایک بھی احمدی نہ مرتا- ایک گاؤں میں ایک احمدی کے متعلق خطرہ ہوا کہ وہ مر چکا ہے وہ نکل نہیں رہا- جب ملبہ کو اٹھایا گیا تو وہ اپنی چارپائی کے نیچے بالکل محفوظ پڑا تھا-

تو حضرت مسیح موعود کی جو پیشگوئی تھی کہ واحد اور قہار کی قہاریت اور جلوہ اس دن ظاہر ہوگا یہ دنیا کے عام زلزلوں میں بھی ظاہر ہوا اور اس سے دنیا کے وہ زلازل جو طبعی قوانین کے مطابق چلتے ہیں اور زلازل جو خدائی قانون کے مطابق چلتے ہیں ان میں ایک فرق ہو گیا ہے- عام طور پر جو زلزلے آتے ہیں وہ اندھے ہوتے ہیں' ہر نیک و بد کو برابر مارتے ہیں' کوئی نہیں جو یہ کہہ سکے کہ میں نیک تھا میں زلزلہ سے بچ گیا- لیکن جو زلازل پیشگوئیوں کے مطابق آتے ہیں ان میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ نیک آدمی سے زلزلے اس طرح سلوک کرتے ہیں جیسے انتہائی سلوک پہچان کے کر رہے ہیں اور جیسا کہ میں نے کانگڑہ کے زلزلہ کی مثال دی ہے سارے زلزلہ میں لکھوکھہا جانیں تلف ہوئیں' ایک احمدی کی جان بھی ضائع نہیں ہوئی اور یہی حضرت مسیح موعود (-) کے اس الہام کا مطلب تھا-

ایک اور مطلب ہے وہ جنگوں کے زلزلے- وہ دو تو آ چکے ہیں اور تیسری جنگ کا زلزلہ ابھی آنے والا باقی ہے جو سب زلزلوں سے زیادہ خوفناک ہوگا- پس دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ گر آپ اس وقت تک زندہ ہوں تو آپ کو اس زلزلہ کے عذاب سے بچائے اور اس کا ایک ہی گر ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے بیان فرما دیا ہے۔

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے ☆ جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

جس خدا کی عجیب شانیں ہیں جو اس سے پیار رکھتے ہیں ان کو آگ کے عذاب سے بچایا جائے گا- اللہ تعالیٰ ہم سب کو اگر وہ دن دیکھنا نصیب ہو تو اپنے پیار کی وجہ سے اس آگ کے عذاب سے بچائے-

خطبہ ثانیہ کے بعد احباب چونکہ نماز کے لئے فوراً کھڑے ہونے لگے تھے اس لئے حضور انور نے بیٹھنے کا ارشاد فرمایا اور فرمایا' جب تک میں بات ختم نہ کر لوں بیٹھے رہا کریں'- نیز فرمایا:

یہ لندن (-) میں جرمنی کے سفر سے پہلے کا آخری خطبہ ہے اور باقی تین خطبے غالباً جرمنی کے سفر میں آئیں گے- اور جرمنی کا یہ سفر بہت غیر معمولی بوجھ بھی لے کر آ رہا ہے اور بہت غیر معمولی خوشخبریاں بھی لے کر آ رہا ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کرتا ہے کہ دعا میں یاد رکھیں' سب کارکنوں کو جو بڑی دیر سے بے انتہا محنت کر رہے ہیں اور ابھی محنت کے بہت دن باقی ہیں ان کو بھی دعا میں یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کا بہترین پھل عطا فرمائے اور اس کا کوئی نقصان ان کو نہ پہنچے اور سارے کام جو ان کے سپرد ہیں وہ اپنے فضل کے ساتھ سہولت کے ساتھ سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے-

اسی طرح میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی وہ بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ کم سے کم پچاس ہزار انسان وہاں تشریف لائے ہوں گے اور دنیا کے کونے کونے سے آئے ہوں گے' بڑے بڑے بادشاہ بھی اور عام غریب الناس بھی' اللہ کے نزدیک تو سب برابر ہیں لیکن مجھے ان سے ملاقاتوں کا بہت بوجھ ہوگا اور ملاقاتیں میرے سب کاموں میں سے زیادہ بوجھ بنی ہوتی ہیں- کیونکہ اس میں لوگ اپنی کمزوریاں' بے چارگیاں بتاتے ہیں' اپنے اوپر ہونے والے مظالم کا تذکرہ کرتے ہیں اور طرح طرح کے ایسے مصائب کا ذکر کرتے ہیں جس کی چکی میں وہ پیسے جا رہے ہیں- پس دعا کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان کے لئے سچی دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے اور جب وہ آئیں تو فیض لے کر واپس لوٹیں اور دعاؤں کا فیض بعد میں بھی ان کو پہنچتا رہے' اور خیریت سے پھر میں دوبارہ لنڈن واپس آؤں اور یہاں کی جو ذمہ داریاں ہیں دوبارہ ان کو سنبھال سکوں- اب آپ لوگ بے شک نماز کے لئے کھڑے ہو جائیں

(الفضل انٹرنیشنل لندن 21 ستمبر 2001ء)

خداتعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے

دعا کے وقت خداتعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ بہت موثر ہے

نظام صفات الٰہیہ - ذات باری تعالیٰ کا سچا تعارف

صفات الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی دلکش تحریرات

مرتبہ: حافظ عبدالحیٔ صاحب

قسط سوم آخر

اس کی ذات میں وحدت ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

وہ خدا جس نے تمام اجسام و اجرام کو کروی شکل پر پیدا کر کے اپنے قانون قدرت میں یہ ہدایت منقوش کی کہ اس کی ذات میں کرویت کی طرح وحدت اور یک جہتی ہے اس لئے بسیط چیزوں میں سے کوئی چیز سہ گوشہ پیدا نہیں کی گئی یعنی جو کچھ خدا کے ہاتھ سے پہلے پہلے نکلا جیسے زمین آسمان سورج چاند اور تمام ستارے اور عناصر وہ سب کروی ہیں۔

(مسیح ہندوستان میں روحانی خزائن جلد 15 ص14-13)

اجرام فلکی و عناصر ارضی صفات باری کے مظہر ہیں

اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خداتعالیٰ میں موجود ہیں..... مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور پر پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے۔ اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا ہے۔ یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل بن گیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی و علوی مشہود اور محسوس ہے یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 ص423-424)

قرآن شریف میں اس بات کی طرف بھی اشارہ پاتے ہیں کہ جس قدر اس عالم میں مختلف چیزیں نظام عالم کا قائم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں وہ درحقیقت خداتعالیٰ کے اسماء اور صفات کے نمونے ہیں جو مجازی رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں گویا اجرام فلکی اور عناصر ارضی ایک کتاب کے اوراق ہیں جن سے ہمیں خداتعالیٰ کی صفات کے بارے میں معرفت کا سبق ملتا ہے۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 ص420)

صفات کے اظلال

یہ تمام اشیاء خواہ وہ ارضی ہیں یا سماوی اللہ تعالیٰ کی صفات کے اظلال اور آثار ہیں اور جب صفات میں نفع ہی نفع ہے تو بتلاؤ کہ ذات میں کس قدر نفع اور سود ہوگا۔ اس مقام پر یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جیسے ان اشیاء سے کسی وقت نقصان اٹھاتے ہیں تو اپنی غلطی اور نافہمی کی وجہ سے۔ اس لئے نہیں کہ نفس الامر میں ان اشیاء میں مضرت ہی ہے۔ نہیں، بلکہ اپنی غلطی اور خطا کاری سے اسی طرح پر ہم اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کا علم نہ رکھنے کی وجہ سے تکلیف اور مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں، ورنہ خداتعالیٰ تو ہمہ رحم اور کرم ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص69)

دنیا ایک شیش محل ہے اور سورج اور چاند اور ستارے اور عناصر وغیرہ جو کچھ کام کر رہے ہیں یہ دراصل ان کے کام نہیں۔ یہ تو بطور شیشوں کے ہیں بلکہ ان کے نیچے ایک مخفی طاقت ہے جو خدا ہے۔ یہ سب اس کے کام ہیں۔

(نسیم دعوت روحانی خزائن جلد 19 ص411)

ذات و صفات الٰہیہ پر زمین و آسمان گواہ ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

زمین و آسمان کے تمام ذرات اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی صفات پر گواہ ہیں پس زمینی علوم یا آسمانی علوم جس قدر ترقی کریں گے خداتعالیٰ کی ہستی اور ان صفات کی زیادہ وضاحت اور زیادہ صراحت ہوگی۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص85)

کائنات میں اس کی ہی صفات بکھری پڑی ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولم یکن لہ کفوا احد کہ اس کا کوئی مثل، ہم صورت، برابر، اس جیسا نہیں۔ ایک تو ہے لیکن اس کے باوجود تمہارے دل میں یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک کے ہوتے ہوئے ہم نے اور بھی دیکھے۔ زندگی کی لاکھوں، کروڑوں، اربوں ان گنت شکلیں ہیں اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا از خود زندہ ہیں۔ کائنات میں ہمیں ایسی بے شمار شکلیں نظر آتی ہیں جنہوں نے ہمارے لئے ایک جھمیلا پیدا کر دیا ہے۔ ایک طرف خدا کہتا ہے میں ایک ہوں میرے سوا ہے ہی کچھ نہیں۔ وجود ہی کوئی نہیں اور اس لئے میری طرف آؤ اور دوسری طرف کروڑوں اربوں لاتعداد شکلیں ہیں وجودوں کی جو ہمیں اپنی طرف بلاتی ہیں اور ان میں ایک بھی ایسی شکل نہیں ہے جس میں خدا نظر نہ آ رہا ہو۔ پھر جائیں کہاں۔

حضرت مسیح موعود جیسا عارف باللہ فرماتا ہے۔

چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے
ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا

تو تیری تو صفات بکھری پڑی ہیں ہر طرف
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

یہ مضمون انسان پر تو پورا نہیں آتا پر خدا پر ضرور پورا آتا ہے اس کی مخلوقات میں ہر طرف اس کی صفات کی داستان بکھری پڑی ہے۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے رفیق غلام نبی صاحب پٹھان جو بزرگ صاحب کہلاتے تھے اور بہت بڑے بزرگ انسان تھے اور صاحب کشف و الہام تھے۔ انہوں نے غور کرنا شروع کیا کہ اے خدا یہ کیا قصہ ہے میں بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ مجھے تو تیرے بے انتہا چہرے نظر آ رہے ہیں اور ہے پھر بھی ایک۔ یہ بھی یقین کامل ہے۔ وہ یہ غور کر رہے تھے تو کشف کی حالت طاری ہوئی اور دنیا و مافیہا سے الگ ہو کر وہ اپنے خدا کی ذات میں غرق ہو گئے اور وہاں انہوں نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایک سکول ٹیچر کے طور پر سامنے کھڑا ہے اور بورڈ پر چاک سے کچھ لکھ رہا ہے اور بچوں کی کلاس سامنے بیٹھی ہوئی ہے اور یہ بھی کلاس میں ڈیسک پر بیٹھے ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ حساب پڑھا رہا ہے اور فرماتا ہے یہ دیکھو میں نے کیا لکھا ہے۔ بچے کہتے ہیں ایک۔ کہتا ہے ٹھیک ایک ہو گیا۔ نیچے لکھتا ہے۔ یہ کیا لکھا ہے۔ انہوں نے کہا صفر۔ یہ کیا لکھا ہے ایک اور صفر۔ ایک اور صفر کو اٹھا کر ایک کے دائیں طرف لگا دیتا ہے کہتا ہے یہ کیا ہے کہ دس۔ یہ کیا ہے سو۔ یہ کیا ہے ہزار۔ یہ کیا ہے دس ہزار۔ یہ کیا ہے لاکھ یہاں تک کہ بورڈ ختم ہو جاتا ہے اور گنتی ختم نہیں ہوتی اور یہ کشف ختم ہو گیا۔ تب ان کو ہوش آیا کہ صرف صفر کافی نہیں۔ صفر کا خدا کے ساتھ لگنا ضروری ہے جو بھی اپنے رب کے ساتھ لگتا ہے اس سے طاقت پکڑتا ہے اس سے صفات حسنہ پاتا ہے اپنی ذات میں کوئی صفت نہیں رکھتا اور اس کا صحیح طرف یعنی دائیں طرف لگنا ضروری ہے اگر بائیں طرف لگو گے تو صفر کے صفر رہو گے تم نے غلط طرف بھی نہیں لگنا ہے صحیح طرف اختیار کرو گے تو تم میں خدا کی صفات پیدا ہوں گی اور تمہارے اندر عجیب عظمتیں اور نئی شان پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ پس ولم یکن لہ کفوا احد یہ نفی کر رہا ہے کہ غیر اللہ میں تم جو صفات دیکھ رہے تھے ان کے اندر اگر تم غور کرو گے تو صفر سے زیادہ طاقت نہیں ہے کوئی ایک بھی صفت ایسی نہیں جو ذاتی ہو۔ ہر دوسری صفت جو تمہیں نظر آئے گی وہ خدا سے لی ہوئی، اخذ کردہ ہے اور اس کی عطا کردہ ہے جہاں وہ کھینچ لے وہاں وہ صفت ختم ہو جاتی ہے اپنا کام چھوڑ دیتی ہے۔ (روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ

12-اکتوبر 1982ء)

سپائی نوزا (Spinoza) ایک مشہور جرمن فلاسفر ہے اس نے سب سے پہلے Mathamatical Calculation سے ثابت کیا تھا کہ خدا کا وجود ہے اور یقیناً ہے کیونکہ حسابی اندازہ یہی بتاتا ہے اس کے سوا کوئی بات ہی نہیں بنتی کائنات کا کوئی نقشہ ہی نہیں بنتا اس نے بڑی زبردست دلیل دی ہے اور ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ خدا ہے بھی واحد کیونکہ اس کے سوا کوئی بھی مخلوق ہمیں ایسی نہیں ملتی جس پر Mathamatics کا یہ فارمولا پورا اترتا ہو تو وہ ایک ہی ہے جو ہر انرجی کا Source یعنی منبع ہے اور غیر مبدل ہے جذبات سے پاک ہے وغیرہ۔ جب میں وہ نقشہ پڑھ رہا تھا تو میں حیران رہ گیا کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ دماغوں کو کیسی جلا بخشتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے صفات باری تعالیٰ پر جو بحث فرمائی ہے اس کے ایک حصہ کو سپائی نوزا (Spinoza) اپنی عقلی جلا سے پاگیا گو آخر تک نہیں پہنچ سکا بعد میں غلطیاں کرگیا۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 19 مارچ 1983ء)

اللہ بکھری صفات کا منبع و مرجع ہے

سائنسدان آسمانوں کے اجسام پہ غور کرتے ہوئے اس نتیجہ پر پہنچے کہ بہت سے بڑے بڑے ستارے جو ہمارے سورج سے سینکڑوں گنا بڑے ہیں اچانک کہیں غائب ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں اور اتنی شدید قوت کا ایک مرکز ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے کہ ان کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا وہ اس مرکز میں ڈوب جاتے ہیں اور پھر ان کی کچھ خبر نہیں ملتی۔..... ان کے وجود کا صرف اس طرح پتہ چلتا ہے کہ اردگرد بعض دفعہ اتنے بڑے فاصلوں پر سے ستارے ڈول کر اس کی طرف آ جاتے ہیں کہ جن کا فاصلہ شعاع کی رفتار سے ناپا جائے جو تقریباً 1'86'000 میل فی سیکنڈ ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک سال میں ایک شعاع جتنا فاصلہ طے کرتی ہے اس سے ہزاروں گنا زیادہ فاصلہ کی دوری پر موجود ستارے بھی اس ناقابل فہم نقطہ کی غیر معمولی کشش ثقل سے مغلوب ہو کر ڈولنے لگتے ہیں اور اپنے مدار سے ٹوٹ کر قوت کے اس مرکز کی طرف مائل ہو جاتے ہیں اور بالآخر اس کی طرف سفر کرتے کرتے اس کے اندر ڈوب کر غائب ہو جاتے ہیں اور وہ نقطہ پھر بھی ایک نقطہ ہی بنا رہتا ہے جس کے اندر سورج سے ہزاروں گنا زیادہ مادہ غائب ہونے کے باوجود اس کا حجم نہیں بڑھتا۔ اس کو سائنٹیفک اصطلاح میں Eventh Horizon کہا جاتا ہے اور اس کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ جب دنیا کے سارے قوانین جن کے تابع تخلیق ایک شکل سے دوسری شکل میں [illegible] ہوتی ہے اور وہ تمام صفات جو مادہ کی ذاتی صفات ہیں [illegible] اس مادہ سے الگ ہو جائیں اور مادہ ہر قسم کی ذاتی صفات سے عاری ہو جائے اس کا نام ایوینٹ ہورائزن ہے یعنی عدم اور وجود کے درمیان حد فاصل پر ہونے والا واقعہ۔ اس موقعہ پر چونکہ مادہ اپنی ہر صفت سے عاری ہو جاتا ہے اس لئے ہم اس کو عدم کہتے ہیں..... مادہ کا ذاتی صفات سے کلیتہً مبرا ہونا بالکل وہی چیز ہے جس کو سورۃ فاتحہ نے مالک یوم الدین کے حضور حاضر ہونے کا نام دیا ہے یعنی ایسی ذات کی طرف لوٹ جانا کہ جب کسی چیز کی کوئی صفت بھی ذاتی صفت باقی نہیں رہے گی خدا ہر چیز کا مالک ہوگا اور مخلوق اپنی تمام ذاتی ملکیتوں اور ذاتی صفات سے عاری ہو جائے گی گویا اپنے آغاز کی طرف لوٹ جائے گی اور اسی کا نام عدم ہے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ 27 نومبر 1982ء)

عالم بالا میں بعض صفات نئے جلووں میں ظاہر ہوں گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

یہ چاروں صفتیں (ربوبیت' رحمانیت' رحیمیت اور مالکیت) دنیا میں کام کر رہی ہیں مگر چونکہ دنیا کا دائرہ نہایت تنگ ہے اور نیز جہل اور بےخبری اور کم نظری انسان کے شامل حال ہے اس لئے یہ نہایت وسیع دائرے صفات اربعہ کے اس عالم میں ایسے چھوٹے نظر آتے ہیں جیسے بڑے بڑے گولے ستاروں کے دور سے صرف نقطے دکھائی دیتے ہیں لیکن عالم معاد میں پورا نظارہ ان صفات اربعہ کا ہوگا۔ اس لئے حقیقی اور کامل طور پر یوم الدین وہی ہوگا جو عالم معاد ہے۔ اس عالم میں ہر ایک صفت ان صفات اربعہ میں سے دوہری طور پر اپنی شکل دکھائے گی یعنی ظاہری طور پر اور باطنی طور پر اس لئے اس وقت یہ چار صفتیں آٹھ صفتیں ہوں گی۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 ص 251)

جب نیکوں کی پاک اور کامل روحیں ان مادی جسموں سے الگ ہو جاتی ہیں اور وہ مکمل طور پر گناہوں کی میل کچیل سے پاک ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتوں کی وسائط سے اللہ تعالیٰ کے سامنے عرش کے نیچے اس کے حضور پیش کئے جاتے ہیں تب وہ ایک نئے طور سے ربوبیت سے ایسا حصہ پاتے ہیں جو پہلی ربوبیت سے بالکل مختلف ہوتا ہے اور اسی طرح رحمانیت سے حصہ پاتے ہیں جو پہلی رحمانیت سے مختلف ہوتا ہے پھر وہ رحیمیت سے اور مالکیت سے ایسا حصہ پاتے ہیں جو دنیا میں ملنے والے حصہ سے مختلف ہوگا اس وقت ان صفات کی تعداد آٹھ ہو جائے گی۔

(کرامات الصادقین روحانی خزائن جلد 7 ص 130 (ترجمہ از عربی))

اطلاعات و اعلانات

ولادت

مکرم ظہیر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 18 ستمبر 2001ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام معاذ احمد تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب دارالبرکات کا پوتا اور مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ کا بھتیجا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور خادم دین بنائے اور صحت وتندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ (آمین۔ثم آمین)

سانحہ ارتحال

مکرم میجر (ر) سعید احمد صاحب دارالرحمت غربی لکھتے ہیں کہ: ہمارے بہنوئی مکرم سید محمد وارث شاہ صاحب آف پنڈی پیراں ضلع شیخوپورہ مقیم ماڈل ٹاؤن کراچی بقضائے الٰہی مورخہ 19-اکتوبر 2001ء بروز جمعہ کراچی میں وفات پاگئے۔ اگلے روز برادرم چوہدری مسعود بوٹا صاحب ان کی میت ربوہ لائے۔ بعد نماز مغرب بیت ناصر کے احاطہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب ریحان مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ ازاں بعد عام قبرستان میں تدفین پر محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب صدر محلہ نے دعا کرائی۔ سید محمد وارث شاہ صاحب اپنے خاندان' گاؤں اور ماحول میں اکیلے احمدی تھے۔ 1953ء کے پرآشوب دور میں جماعت سے رابطہ ہوا۔ اور خوب غوروخوض کے بعد بیعت کی سعادت پائی۔ پھر ان ایام میں خدام کے ساتھ مل کر سلسلہ کی خدمت کی اور وفات تک ایک مخلص نڈر احمدی کی زندگی پائی۔ شعبہ تدریس سے وابستہ تھے۔ بہت خوش خلق اور ملنسار۔ اس لئے عام طور پر مقبول شخصیت کے مالک تھے۔ وفات والے دن بیت الثناء ماڈل کالونی میں نماز جنازہ ہوئی تو احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ پھر ربوہ میں جو نماز جنازہ ہوئی اس میں شامل ہونے کے لئے گاؤں سے قریباً ایک سو غیر از جماعت اعزہ و اقارب اور شاگرد آ کر شامل ہوئے اور تدفین میں حصہ لیا۔ آپ کی اہلیہ 1998ء میں وفات پاگئی تھیں۔ اکلوتا بیٹا عزیزم حارث مہر جرمنی میں قیام پذیر ہے وہ اس موقعہ پر جرمنی سے ربوہ آ کر شامل ہوا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اور جملہ پسماندگان ولواحقین کو صبر جمیل بخشے۔ آمین۔

نمائندہ روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات کا دورہ

مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ شعبہ اشتہارات۔ حصول اشتہارات کے لئے ضلع نارووال اور ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں امراء صاحبان' صدر صاحبان' مربی صاحبان' معلم صاحبان ودیگر جماعتی عہدیداروں اور احباب جماعت احمدیہ سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے
VIP Enterprises Property Consultant
سہیل صدیقی فون آفس 2270056-2877423

مینوفیکچرز وڈیلر واشنگ مشین۔ گیزر کوکنگ رینج۔ ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
1-32/B چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی وکوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی۔ اسلام آباد
آفس 051-440892-441767
رہائش 051-410090

دلہن جیولرز
نیو صادق بازار رحیم یار خان
پروپرائٹر: نصیر احمد فون رہائش 72652
فون دکان 74-77655-75477-0731

جدید اور فینسی۔ مدراسی۔ اٹالین۔ سنگاپوری اور ڈائمنڈ کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔
الفضل جیولرز
بازار صرافہ سیالکوٹ
پروپرائٹر: عبدالستار
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں سیالکوٹ
پروپرائٹر: سفیر احمد
فون دوکان 592316 فون رہائش 586297-551179

ہومیو پیتھک علاج اور الیکٹرو میگنیٹ تھراپی کا انتظام [illegible]

مرض	روزانہ منٹ	مکمل کورس دن
فالج/پولیو	5 تا 20 منٹ	25 دن
جوڑوں کا درد	5 تا 20 منٹ	20 دن
لنگڑی کا درد	5 تا 15 منٹ	7 دن
ناف پڑ جانا	5 تا 15 منٹ	7 دن
فروزن شولڈر	10 تا 20 منٹ	20 دن
گھٹنے کا ورم	5 تا 20 منٹ	7 دن
دردسر	3 تا 5 منٹ	حسب ضرورت
دردشقیقہ	5 تا 10 منٹ	7 دن
درد دانت	2 تا 5 منٹ	حسب ضرورت

دیگر بہت سی امراض کا علاج بھی میگنٹ تھراپی سے کیا جاتا ہے
مزید معلومات: الیف بی ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹورز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212750

خبریں

ربوہ 29 اکتوبر
منگل 30-اکتوبر- غروب آفتاب: 5-23
بدھ 31-اکتوبر- طلوع فجر: 4-59
بدھ 31-اکتوبر- طلوع آفتاب: 6-21

بہاولپور میں 18 ہلاک- بہاولپور میں اتوار کی صبح 9 بجے پروٹسنٹ عیسائی چرچ میں نامعلوم دہشت گردوں کی فائرنگ سے 18 افراد ہلاک ہو گئے تفصیلات کے مطابق مسلح دہشت گرد دو موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر ماڈل ٹاؤن اے میں گرجا گھر کے سامنے پہنچے- گرجا گھر کی حفاظت پر مامور پولیس اہلکار کو گولی ماردی- پھر کھیل میں مصروف دو بچوں کو گولیاں ماریں- گرجا گھر میں داخل ہونے کے بعد ملزموں نے دروازے بند کئے اور پادری سمیت عبادت میں مصروف عورتوں- مردوں بچوں پر فائرنگ کر دی- 7- افراد موقع پر ہلاک ہو گئے- 11- افراد نے ہسپتال جاتے ہوئے دم توڑ دیا- 10- افراد شدید زخمی ہوئے- ہلاک ہونے والوں میں ایک ہی خاندان کے 7- افراد شامل ہیں-

افغانستان پر وحشیانہ بمباری- امریکی طیاروں نے افغان شہری آبادی پر اندھا دھند وحشیانہ بمباری کر کے 9 بچوں سمیت 25 شہریوں کو ہلاک کر دیا- بمباری کا شدید نشانہ کابل کو بنایا گیا- ایک ہی گھر کے 7 بچے کھانا کھاتے ہوئے بمباری کا نشانہ بنے- قندھار- مزار شریف- ہرات اور تخار کے اوپر امریکی طیارے حملہ کرتے رہے- طالبان کی طیارہ شکن توپوں نے امریکی طیاروں پر فائرنگ کی-

چلاس ائرپورٹ پر قبائلیوں کا قبضہ- پاکستان کی افغان پالیسی کے خلاف احتجاج کرنے والے مسلح قبائل نے گلگت کے صدر مقام چلاس کا انتظامی کنٹرول سنبھال لیا ہے- اور ایرپورٹ پر قبضہ کر لیا ہے- تاکہ شاہراہ قراقرم کی ناکہ بندی ختم کرنے کے لئے یہاں سے کوئی کارروائی نہ کی جاسکے- نزدیکی پہاڑی چوکیوں پر مورچے بھی سنبھال لئے ہیں- قبائلیوں نے شاہراہ ریشم پر ہزاروں ٹن ملبہ گرا دیا ہے اور مذہبی جماعتوں نے امریکہ حمایت پالیسی ترک نہ کرنے تک سڑک بند رکھنے کا اعلان کیا ہے- اور بارودی سرنگیں بھی بچھادی ہیں-

صدر مشرف کی پر زور مذمت- صدر جنرل پرویز مشرف نے بہاولپور میں گرجا گھر میں ہونے والی دہشت گردی کی کارروائی کی پر زور مذمت کی ہے اور ملزموں کی گرفتاری کا فوری حکم دیا ہے-

10 کروڑ مارک امداد- جرمنی کے چانسلر شروڈر اور صدر جنرل پرویز مشرف کی ملاقات میں افغان مسئلے کے جامع حل' مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کے تصفیے اور دونوں ملکوں میں تعاون کے فروغ پر اتفاق ہوا- جرمن چانسلر نے پاکستان کے لئے 10 کروڑ مارک امداد دینے کا بھی اعلان کیا ہے-

کوئٹہ چھاؤنی میں بم دھماکہ- اتوار کی صبح 5 بجے ایک بس شہر سے چھاؤنی جارہی تھی تو اس میں رکھا بم دھماکہ سے پھٹ گیا- بس تباہ ہو گئی-3- افراد ہلاک اور 20 زخمی ہو گئے-

بھارت کشیدگی بڑھا رہا ہے- صدر جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بھارت کشیدگی بڑھا رہا ہے- پاکستان مذاکرات چاہتا ہے مگر بھارت دھمکیاں دے رہا ہے- مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہئے-

افغان پر حملے بند کریں- مہاتیر محمد- ملائیشا کے وزیراعظم مہاتیر محمد نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو ایک بار پھر کہا ہے کہ وہ افغانستان پر بمباری بند کر دیں- اب تک کارروائی میں القاعدہ کا کوئی رکن ہلاک نہیں ہوا اسی وجہ سے جنگ کا مخالف ہوں- امریکہ مسلمانوں کے مسائل حل کرنے کی طرف توجہ دے-

طالبان سے مذاکرات کئے جائیں- عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ (ر) مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ امریکہ کو افغانستان پر بمباری سے کچھ نہیں ملے گا- بہتر ہے کہ وہ طالبان سے مذاکرات کرے- دینی جماعتیں پرامن رہیں- تشدد ملک کے لئے اچھا نہیں ہو گا- پاکستان نے امریکہ کو آنکھ دکھائی تو وہی ہو گا جو افغانستان میں ہو رہا ہے-

امریکی حملوں کے خلاف احتجاجی ریلی- لاہور میں جماعت اسلامی کے زیر اہتمام افغانستان پر امریکی جارحیت کے خلاف ناصر باغ سے فیصل چوک تک احتجاجی ریلی ہوئی- ریلی سے خطاب کرتے ہوئے امیر جماعت اسلامی نے کہا کہ دینی جماعتوں کے قائدین متحدہ مجلس عمل کے مشورے سے حکومت گرانے کے لئے عوام کو اسلام آباد کی طرف مارچ کی کال دیں گے- قوم اس کا انتظار کرے- جب کال دیں تو عوام اپنے ساتھ 10 روز کا راشن لے کر آئیں- انقلاب برپا ہونے تک ہم اسلام آباد میں دھرنا دیں گے- ریلی سے سمیع الحق - لیاقت بلوچ - حافظ ادریس اور دیگر رہنماؤں نے خطاب کیا اور کہا کہ فیصلے کی گھڑی آ گئی ہے- حکمران بوریا بستر باندھ کر گھروں کو چلے جائیں-

شمالی علاقوں میں قحط کی صورت حال- شمالی علاقوں میں شاہراہ قراقرم چوتھے روز بھی بند رہی- بندش کے بعد شمالی علاقے ملک سے کٹ کر رہ گئے ہیں- بی بی سی نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اگر راستہ مزید دو تین دن بند رہا تو شمالی علاقوں میں قحط کی صورت حال پیدا ہو جائے گی- شمالی علاقہ جات میں اشیاء خورد ونوش کی شدید قلت ہو گئی ہے- شاہ قراقرم بند کرنے والوں اور انتظامیہ کے درمیان مذاکرات فی الحال ناکام ہو گئے ہیں- قبائلی رہنماؤں نے فضل الرحمن سمیت تمام مذہبی رہنماؤں کی رہائی کا مطالبہ کیا ہے-

پاک بھارت جنگ چھڑ سکتی ہے- سی این این نے اپنی ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاک بھارت جنگ چھڑ جانے کا امکان ہے- کنٹرول لائن پر مسلسل گولہ باری پر دونوں اطراف کے لوگ پریشانی کا شکار ہیں-

مقبوضہ کشمیر میں 22- افراد شہید- بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی کی کارروائی کر کے 22- کشمیریوں کو شہید کر دیا ہے- 25 مکان جلا دیئے گئے- ڈوڈہ کے علاقے میں بھارتی ایجنٹوں نے ایک گھر میں گھس کر فائرنگ کر دی جس سے چار افراد شہید ہو گئے- راجوری چھ زیر حراست افراد لاپتہ ہیں- اسلام آباد کے علاقے کوبگام میں سترہ گھر خاکستر کر دیئے گئے- ملبے سے پانچ نعشیں برآمد ہوئیں- فوج نے کریک ڈاؤن کیا- تلاشی کی آڑ میں درجنوں افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

آذربائیجان میں انقلاب کا منصوبہ- آذربائیجان کی سلامتی کی وزارت نے کہا ہے کہ ملک کے صدر حیدر علی یوف کے قتل اور ایک انقلاب کے منصوبے کو ناکام بنا دیا گیا ہے- اس سلسلہ میں 16- افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے-

کار کرایہ پر حاصل کریں
شادی بیاہ و دیگر تقریبات کے لئے کار کرایہ پر حاصل کریں- رابطہ: گوگی سٹوڈیو ریلوے روڈ ربوہ فون 213016` 211234
نثار احمد کاہلوں دارالیمن غربی ربوہ فون 214217

البشیرز- اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
پتوکی شوروم فون 04942-423173 ربوہ 04524-214510

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان وتائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ' پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

خوشخبری
احمدی فری ڈسپنسریوں کے لئے
ملکی وغیر ملکی تمام ادویات نیز گلوبیولز- ڈسلٹس شوگر آف ملک وغیرہ پر خصوصی رعایت
کیوریٹو ہومیوپیتھک سٹور اینڈ کلینک
14- علامہ اقبال روڈ نزد الحمرا ءبوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور 042-6372867

PRO TECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوبرجی سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-
قیمت فی ڈبی-/50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں) بذریعہ ڈاک منگوائی جاسکتی ہے- ڈاک خرچ-/50 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
☎04524-212434-Fax:213966

جینٹس انگلش اسپیکنگ کورس
طلباء کے لئے رمضان المبارک میں شام 3-00 بجے سے 4-30 بجے تک انتہائی کم فیس (صرف ایک ہزار روپے) میں انگلش اسپیکنگ شارٹ کورس بمعہ مکمل گرائمر- سابقہ طلباء کے لئے اس سے آدھی فیس میں انگلش اسپیکنگ کا ریفریشر کورس- فوری رابطہ کیجئے- نشستیں محدود ہیں-
نیشنل کالج 23- شکور پارک
ربوہ فون: 212034

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل- 61